بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)......... مسجدوں یا جلسوں میں ضرورت سے زائد اتنی بلند آواز سے لاؤڈ اسپیکر چلانا جس سے دوسرے کاموں میں مشغول لوگوں کے کام یا آرام میں یا گھروں موجود خواتین کی عبادات وغیرہ میں حرج ہو ہرگز درست نہیں، اور اگر اس سے گھروں یا ہسپتالوں میں موجود مریضوں وغیرہ کو تکلیف ہو تو ایسی صورت میں یہ عمل جائز نہیں، اس لئے ضرورت سے زائد بہت بلند آواز کے لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے سے بہر حال اجتناب کرنا ضروری ہے۔

(۲)......... حمد ونعت کے اشعار پڑھنے میں خوش آوازی اور حسنِ صوت پیدا کرنے کے لئے آواز میں مناسب اُتار چڑھاؤ، ترنم، آواز کو باریک کرنا اور لہرانا وغیرہ امور شرعاً مباح ہیں ان میں کچھ حرج نہیں، لیکن جان بوجھ کر اپنے ارادہ و اختیار سے کسی معروف گانے کے ہم وزن وہم قافیہ، حمدیہ ونعتیہ اشعار بنا کر اُسی گانے کی طرز پر پڑھنا جس سے عام لوگوں کا ذہن اُس گانے کی طرف جائے، حمد ونعت کے مقدس کام کی بے ادبی اور اس کی شان کے خلاف ہے، اور چونکہ ایسا کرنے میں تشبہ بالفساق بھی ہے اس لئے اور بھی زیادہ قبیح ہے جس سے اجتناب کرنا ضروری ہے، البتہ اگر غیر اختیاری طور پر آواز کو خوبصورت بناتے ہوئے کسی گانے کی طرز بن جائے یا اس کے مشابہ ہو جائے تو یہ فی نفسہ جائز ہے لیکن مشابہت سے بچنا بھی بہتر ہے۔(ماٴخذہٗ التبویب بتغییر :۸۶۰/۸۱)

(۳)......... اگر کوئی ایک مصرعہ اتفاقاً گانے کی طرز پر ہو مگر باقی ساری نعت کی اپنی علیحدہ طرز ہو تو اس کی گنجائش ہے تاہم اس سے بھی بچنا بہتر ہے۔

فی الدرالمختار (۳۴۸/۶)

قال ابن مسعود صوت اللهو والغناء ينبت النفاق فی القلب كما ينبت الماء النبات ـ قلت وفی البزازية استماع صوت الملاهی كضرب قصب ونحوه حرام لقوله عليه الصلاة والسلام استماع الملاهی معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها كفر أی بالنعمة فصرف الجوارح إلى غير ما خلق لأجله كفر بالنعمة لا شكر فالواجب كل الواجب أن يجتنب كی لا يسمع لما روی أنه عليه الصلاة والسلام أدخل أصبعه فی أذنه عند سماعه وأشعار العرب لو فيها ذكر الفسق تكره اه أو لتغليظ الذنب كما فی الاختيار لو للاستحلال كما فی النهاية ـ

وفی الشامية تحتهٗ :

(قوله : قال ابن مسعود إلخ) رواه فی السنن مرفوعا إلى النبی بلفظ إن الغناء ينبت النفاق فی القلب كما فی غاية البيان ، وقيل إن تغنی ليستفيد نظم القوافی ويصير فصيح اللسان

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner